41734 - حج وغیرہ کے سفری آداب

سوال

کیا سفر کے کوئی خاص آداب ہیں جن کا مسافر کو خیال رکھنا چاہیے اور خاص کر حج کے سفر میں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

مسافر کے آداب بہت زیادہ ہیں، اور علماء کرام نے انہیں جمع کرنے کی کوشش کی ہے، اور ان علماء کرام میں امام نووی رحمہ اللہ تعالی بھی شامل ہیں جنہوں نے اپنی کتاب " المجموع " میں یہ آداب بہت اچھے طریقہ سے جمع کرتے ہوئے ان میں سے باسٹھ آداب ذکر کیے ہیں جن میں سے بعض آداب کو ذیل میں اختصار کے ساتھ ذکر کرتے ہیں، لیکن جو شخص تفصیلی آداب معلوم کرنا چاہے وہ امام نووی کی کتاب" المجموع " میں تفصیلی کلام کا مطالعہ کرسکتا ہے:

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" سفر کے آداب کے متعلق باب "

یہ باب بہت ہی زیادہ اہم ہے، جس کی بار بار ضرورت پیش آتی رہتی ہے اور اس کے اہتمام کی تاکید اور بھی زیادہ ہو جاتی ہے.

یہاں مختصر آداب کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے:

1 - جب سفر کرنا چاہے تو اس کے لیے دینی طور پر بااعتماد شخص اور اس وقت سفر کرنے میں سفری علم میں تجربہ کار شخص سے مشورہ کرنا مستحب ہے، اور مشورہ دینے والے شخص پر واجب ہوتا ہے کہ وہ مشورہ طلب کرنے والے شخص کے ساتھ خیرخواہی کرے اور اسے سچی نصیحت کرتا ہوا خواہشات وغیرہ سے پرہیز کرے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور معاملہ میں ان کے ساتھ مشورہ کرو.

اور بہت ساری احادیث میں ملتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کے معاملات میں ان کے ساتھ مشورہ کیا کرتے تھے.

2 ۔ جب اس نے سفر کرنے کا عزم کر لیا ہو تو وہ اللہ تعالی کے ساتھ استخارہ کرے اور فرضی نماز کے علاوہ دو رکعت نماز ادا کر کے استخارہ کی دعاء کرے.

3 ۔ جب اس کا عزم حج یا جہاد یا کسی اور سفر کے لیے پختہ ہو جائے اور اس پر ٹھر جائے تو اسے سب معاصی اور گناہوں اور مکروہات سے توبہ کرنی چاہیے، اور مخلوق کے ساتھ جتنے بھی ظلم و ستم کیے ہوں ان سے بری الذمہ ہونے کے لیے ان حقوق کو ادا کرنا چاہیے، جتنا بھی ممکن ہو سکے قرض وغیرہ ادا کر دے، اور اس کے پاس جو امانتیں رکھی ہیں وہ مالکوں کو واپس پہنچائے، اور جس کے بھی اس کے ساتھ معاملات ہیں اس کے ساتھ معاملہ نپٹاتے ہوئے ختم کرے، اور اپنی وصیت لکھ کر اس پر گواہ بنائے اور جو حقوق اور قرض ادا نہیں کر سکا ان کا کسی کو وکیل بنادے تا کہ وہ اس کی جانب سے ادائیگی کردے، اور اپنے اہل وعیال اور جن کا نان و نفقہ اس کے ذمہ ہے ان کے لیے واپس پلٹنے تك خرچ چھوڑ کر جائے.

4 ۔ اپنے والدین اور ہر اس شخص کو راضی کرے جس کی اطاعت اور فرمانبرداری و صلہ رحمی اس کے ذمہ ہے.

5 ۔ جب حج یا جہاد وغیرہ کے لیے سفر کرے تو اس کے پاس زاد راہ حلال کمائی کا ہونا چاہیے، جو کہ خالصتا شبہ وغیرہ سے محفوظ ہو، اور اگر اس نے اس کی مخالفت کی اور غصب کردہ مال کے ساتھ حج یا جہاد کیا تو وہ نافرمانی کا مرتکب ہوا، اور ظاہری طور پر تو اس کا حج اورجہاد صحیح ہے لیکن اس کا حج مبرور نہیں ہوا.

6 ۔ حج وغیرہ کے سفر میں مسافر کے لیے مستحب ہے کہ وہ زاد راہ زیادہ سے زیادہ اپنے ساتھ لے تا کہ وہ ضرورتمندوں کی بھی مدد کر سکے، اور اس کا یہ زادہ راہ پاکیزہ اور حلال ہو:

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اے ایمان والو! اپنی کمائی میں سے پاکیزہ اور اس میں سے جو ہم نے زمین سے تمہارے لیے پیدا کیا ہے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو، اور خراب اور گندی چیز خرچ کرنے کا قصد اور ارادہ مت کرو.

یہاں طیب اور پاکیزہ سے مراد جید اور اچھی چیز ہے، اور خبیث سے ردی اور خراب چیز مراد ہے، اور جو وہ خرچ کر رہا ہے اسے دلی خوشی کے ساتھ خرچ کرنا چاہیے تا کہ وہ قبول ہو کیونکہ یہ قبولیت کے زیادہ قریب ہے.

7 ۔ جب حج یا جہاد کے سفر کا ارادہ کرے تو اس کو ان کی کیفیت کی تعلیم حاصل کرنی چاہیے کیونکہ یہ اس کے لیے ضروری چیز ہے؛ کیونکہ جو عبادت کا طریقہ نہیں جانتا اس کی عبادت صحیح نہیں ہو گی، اور حج پر جانے

والے شخص کے لیے مستحب ہے کہ وہ اپنے ساتھ ایسی کتاب رکھے جس میں حج کو مکمل تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہو اور میں مقاصد حج بیان ہوں اور اسے اس کتاب کا مطالعہ کرتے رہنے چاہیے، اور وہ سارا راستہ اس کتاب کا مطالعہ بار بار کرے تا کہ اسے اچھی طرح یاد ہو جائے.

اور عامة الناس میں سے جس نے بھی اس میں کمی و کوتاہی کی اور کتاب نہ رکھی اور نہ ہی حج کا طریقہ سیکھا تو خدشہ ہے کہ اس کے ارکان میں سے ایک رکن کی شرط میں خلل کی بنا پر اس کا حج صحیح نہ ہو، اور ہو سکتا ہے کہ بعض لوگ مکہ کے عام لوگوں کی تقلید کرتے ہوئے اسی طرح اعمال حج کریں اور ان کا یہ خیال ہو کہ مکہ والے بالکل صحیح طرح حج کے اعمال جانتے ہیں اور وہ ان سے دھوکہ کھا جائے، جو کہ ایک فحش غلطی ہے.

اور اسی طرح غزوہ اور جہاد وغیرہ کرنے والے شخص کے لیے مستحب ہے کہ وہ اس موضوع میں اپنے ساتھ کتاب رکھے جو اس کی ضروری مضامین پر مشتمل ہوں، اور جہاد کرنے والا شخص میدان جنگ میں پیش آنے والے امور اور اذکار وغیرہ جان سکے، اور اسے علم ہو سکے کہ دھوکہ دینا، عورتوں اور بچوں کو قتل کرنا حرام ہے.

اور تجارتی سفر کرنے والے مسافر کو خرید و فروخت کے متعلقہ مسائل کی تعلیم حاصل کرنا ضروری ہے کہ اس کے لیے کونسی اشیاء کی خرید و فروخت حلال ہے اور کیا حرام ہے، کس سے خرید و فروخت باطل ہوتی ہے اور کس سے صحیح ...

8 ـ اسے سفر میں کوئی ایسا رفیق سفر تلاش کرنا مستحب ہے جو خیر وبھلائی پسند کرنے والا ہو اور شر سے دور بھاگے، اور اگر وہ بھول جائے تو رفیق سفر اسے یاد دہانی کرائے، اور اگر اسے یاد ہو تو اس میں رفیق سفر اس کی معاونت کرے، اور اگر اس کے ساتھ ساتھ اسے کوئی عالم دین رفیق سفر میسر ہو جائے تو اسے اس کا ساتھ نہیں چھوڑنا چاہیے، کیونکہ وہ اپنے علم اور عمل کی بنا پر اسے ہر برے کام سے منع کرے گا، مثلا برے اخلاق، اور ڈانٹ ڈپٹ کرنے سے، اور اخلاق فاضلہ اپنانے میں اس کا ممد و معاون ثابت ہو گا اور اسے اس پر ابھارے گا.

پھر اسے چاہیے کہ وہ اپنے رفیق سفر کو پورے سفر میں راضی رکھے اور دونوں میں سے ہر ایک اپنے ساتھی کے ساتھ صبر و تحمل اور برداشت کا مظاہرہ کرنا چاہیے، اور وہ یہ سمجھے کہ اس کے ساتھ کو اس پر فضیلت حاصل ہے اور اسے حرمت حاصل ہے، اور بعض اوقات تھوڑی بہت بات پیش آجانے پر اسے صبر کرنا چاہیے.

9 ـ اس کے اپنے اہل و عیال اور دوست و احباب کو الوداع کہنا مستحب ہے، اور وہ اسے الوادع کریں اور ہر ایک دوسرے کو یہ دعاء دے:

" استودع الله دينك و امانتك و خواتيم عملك "

میں تیرے دین، تيري امانت اور تیرے اعمال کے خاتموں کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں.

اور مقیم شخص مسافر کو یہ دعا دے:

" زودك الله التقوى و غفر لك ذنبك و يسر الخير لك حينما كنت "

اللہ تعالی تجھے تقوی کے زاد راہ سے نوازے اور تیرے گناہ بخشے اور جہاں بھی تم ہو تمہارے لیے خیر وبھلائی کو آسان بنائے۔

10 ـ جب وہ اپنے گھر سے نکلے تو مندرجہ ذیل دعاء پڑھنی سنت ہے:

" بِاسْمِ اللَّهِ ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ ، وَلا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إلا بِاللَّهِ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ ، أَوْ أَزِلَّ أَوْ أُزَلَّ ، أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ ، أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلِيَّ "

اللہ تعالی کے نام سے، میں نے اللہ تعالی پر توکل کیا، اللہ تعالی کی مدد کے بغیر نہ کسی چیز سے بچنے کی طاقت ہے نہ کچھ کرنے کی، اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں کہ میں گمراہ ہو جاؤں یا مجھے کوئی گمراہ کر دے، یا میں پھسل جاؤں یا پھسلا دیا جاؤں، یا میں ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے، میں جاہل بنوں یا مجھے کوئی جاہل بنا دے۔

11 ـ جب وہ گھر سے نکلے اور سواری پر سوار ہونا چاہے تو بسم اللہ کہہ کر اس کے لیے یہ دعاء پڑھنی سنت ہے:

" الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ "

اس اللہ کی تسبیح ہے جس نے اسے ہمارے لیے مسخر کر دیا، ہم اسے باندھ نہیں سکتے تھے، اور یقینا ہم اللہ کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

پھر وہ تین بار الحمد للہ، اور تین بار اللہ اکبر کہے، اور یہ دعا پڑھے:

" سُبْحَانَكَ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي إِنَّهُ لا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلا أَنْتَ "

اے اللہ تو پاک ہے میں نے اپنی جان پر ظلم کیا تو مجھے بخش دے، کیونکہ تیرے علاوہ گناہوں کو بخشنے والا کوئی نہیں۔

اور پھر یہ دعاء پڑھے:

" اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هَذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوَى وَمِنْ الْعَمَلِ مَا تَرْضَى اللَّهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هَذَا , وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهُ , اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ , وَالْخَلِيفَةُ فِي الأَهْلِ , اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ , وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ , وَسُوءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالأَهْلِ "

اے اللہ ہم اپنے اس سفر میں تجھ سے نیکی اور تقوی کا سوال کرتے ہیں اور ہمیں وہ عمل کرنے کی توفیق دے جن سے تو راضی ہوتا ہے، اے اللہ ہم پر اس سفر کو آسان بنا دے، اور اس کی دوری ہم سے لپیٹ دے، اے اللہ ہمارے سفر میں تو ہمارا رفیق سفر ہے، اور اہل و عیال میں ہمارا نگہبان ہے، اے اللہ میں سفر کی تنگیوں اور برے مناظر اور مال اور اہل و عیال میں ناکام لوٹنے سے تیری پناہ میں آتا ہوں.

اور جب وہ سفر سے واپس پلٹے تو اس دعا کے ساتھ ان الفاظ کا اضافہ کرے:

" آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ "

ہم واپس لوٹنے والے، توبہ کرنے والے اور عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں.

مقرنین کا معنی طاقت نہ رکھنا ہے، اور الوعثاء کا معنی سختی اور تنگی اور کآبۃ خوف وغیرہ سے نفس میں تغیر و تبدل ہے. اور المنقلب ، واپس پلٹنے کو کہتے ہیں.

12 ـ اکیلے سفر کی بجائے کچھ لوگوں کی جماعت کے ساتھ سفر کرنا مستحب ہے، کیونکہ حدیث میں ہے:

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اگر لوگوں کو اس کا علم ہو جائے جس کا مجھے علم ہے تو اکیلا آدمی رات کو سفر ہی نہ کرے"

صحیح بخاری .

13 ـ سفر میں جانے والوں کے مستحب ہے کہ وہ اپنے میں ایک شخص جو علم و عمل اور رائے میں افضل شخص کو اپنا امیر بنا کر اس کی اطاعت کریں.

ابو سعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب تین شخص سفر کے لیے نکلیں تو انہیں اپنے میں سے ایک شخص کو امیر بنا لینا چاہیے.

یہ حدیث حسن ہے، اسے ابو داود رحمہ اللہ نے حسن سند کے ساتھ روایت کیا ہے.

14 ـ رات کے آخری حصہ میں سفر کرنا مستحب ہے، اس کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث ہے:

انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم رات کے آخری حصہ میں سفر کرو کیونکہ رات کو زمین لپیٹ دی جاتی ہے"

اسے ابو داود نے حسن سند کے ساتھ روایت کیا ہے، اور حاکم نے روایت کرنے کے بعد کہا ہے: یہ صحیح اور بخاری و مسلم کی شرط پر ہے.

اور ایك روایت میں ہے:

" مسافر کے لیے رات کو زمین لپیٹ دی جاتی ہے "

الدلجۃ رات کے آخری حصہ میں چلنے کو کہتے ہیں.

اور ایك معنی یہ بھی کیا گیا ہے کہ: ساری رات کا چلنا.

15 ـ اسے چاہیے کہ وہ نرمی اور حسن اخلاق کا مظاہرہ کرے، اور راستے میں لوگوں سے جھگڑنے اور ازدھام کرنے سے اجتناب کرے، اور اپنی زبان کو سب و شتم اور غیبت و چغلی جیسی بیماری اور جانوروں کو لعنت کرنے اور قبیح الفاظ سے اجتناب کرے.

16 ـ مسافر کے لیے مستحب ہے کہ جب وہ کسی اونچی زمین پر چڑھے تو اللہ اکبر کہے اور جب ڈھلوان سے نیچے اترے تو سبحان اللہ کہے.

17 ـ مسافر جب کسی آبادی کے قریب پہنچے اور وہاں داخل ہونا چاہے تو اس کے لیے مندرجہ ذیل دعاء پڑھنی سنت ہے:

" اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ أَهْلِهَا وَخَيْرَ مَا فِيهَا , وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ أَهْلِهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا "

اے اللہ میں اس بستی اور اس بستی والوں اور اس میں جو کچھ ہے اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں، اور اس کے اور اس کے رہنے والوں اور اس میں جو کچھ ہے اس کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں.

18 ـ مسافر کے لیے مستحب ہے کہ وہ اکثر اوقات دعاء میں بسر کرے کیونکہ سفر میں دعاء قبول ہوتی ہے.

19 ـ مسافر کو طہارت و پاکیزگی اور صفائی کا خیال رکھنا اور اوقات مقررہ میں نماز کی پابندی کرنی چاہیے، اور پھر اللہ تعالی نے تو مسافر کے آسانی کرتے ہوئے اسے پانی نہ ملنے کی حالت میں تیمیم کرنے اور نمازیں جمع کرنے اور قصر کر کے ادا کرنا جائز کیا ہے.

20 ـ جب کسی جگہ مسافر پڑاؤ کرے تو سنت یہ ہے کہ وہ مندرجہ ذیل دعاء پڑھے:

خولہ بنت حکیم رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے

سنا:

" جو شخص كسى جگہ پڑاؤ كے ليے اترے اور پھر وہ مندرجہ ذيل دعاء پڑھے تو اسے وہاں سے كوچ كرنے تك كوئى چيز نقصان نہيں دے گى:

" أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ "

ميں اللہ تعالى كے مكمل كلمات كے ساتھ پناہ مانگتا ہوں اس چيز كے شر سے جو اس نے پيدا كي.

اسے مسلم نے روايت كيا ہے.

21 - سفر ميں جو بھى اس كے رفيق سفر ہيں ان كے ليے اكٹھے پڑاؤ كرنا مستحب ہے، اور بغير كسى ضرورت كے ان كا عليحدہ عليحدہ پڑاؤ كرنا مكروہ ہے، اس كى دليل ابو ثعلبہ الخشنى رضى اللہ تعالى عنہ كى مندرجہ ذيل حديث ہے:

وہ بيان كرتے ہيں كہ لوگ جب كہيں پڑاؤ كرتے تو گھاٹيوں اور واديوں ميں بكھر جاتے تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" تمہارا ان واديوں اور گھاٹيوں ميں بكھر جانا يقينا يہ شيطان كى جانب سے ہے، تو اس كے بعد جب وہ كسى جگہ پڑاؤ كرتے تو وہ سب آپس ميں ايك دوسرے كے ساتھ مل جاتے.

اسے ابو داود رحمہ اللہ نے حسن سند كے ساتھ روايت كيا ہے.

22 - مسافر كے ليے سنت ہے كہ جب وہ اپنى ضرورت اور اپنا كام پورا كر لے تو وہ اہل و عيال كے پاس واپس جانے ميں جلدى كرے، اس كى دليل مندرجہ ذيل حديث ہے:

ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" سفر عذاب كا ايك ٹكڑا ہے، جو تمہيں كھانے پينے سے منع كر ديتا ہے لہذا جب تم ميں سے كوئى ايك سفر سے اپنى ضرورت اور كام مكمل كر لے تو وہ اپنے اہل و عيال كى جانب (جانے ميں) جلدى كرے"

اسے بخارى اور مسلم نے روايت كيا ہے، نهمتہ كا معنى اس كا مقصد ہے.

23 - سفر سے واپسى ميں سنت يہ ہے كہ مندرجہ ذيل پڑھے:

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی غزوہ یا حج یا عمرہ سے واپس پلٹتے تو ہر اونچی جگہ پر چڑھتے ہوئے تین بار اللہ اکبر کہتے اور پھر وہ یہ دعاء پڑھتے:

" لا إلَهَ إلا اللَّهُ ، وَحْدَهُ لا شَرِيكَ لَهُ , لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ , وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ , آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللَّهُ وَعْدَهُ , وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الأَحْزَابَ وَحْدَهُ "

اللہ تعالی کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریك نہیں، اسی کے لیے بادشاہی اور حمد ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، ہم واپس لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، سجدہ کرنے والے، اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں، اللہ تعالی نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا، اور اپنے بندے کی مدد کی اور اکیلے ہی سب لشکروں کو شکست سے دوچار کر دیا"

اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے.

اور انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ واپس آئے اور جب مدینہ کے پیچھے تھے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" , آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ "

ہم واپس لوٹنے والے توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، سجدہ کرنے والے ہم اپنے رب کی حمد بیان کرنے والے ہیں.

وہ یہ دعاء پڑھتے رہے حتی کہ ہم مدینہ پہنچ گئے.

اسے مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے.

24 ـ جب اپنے گھر پہنچے تو سنت طریقہ یہ ہے کہ گھر جانے سے قبل اپنے قریب ترین مسجد میں جا کر آنے کی نیت سے دو رکعت نماز ادا کرے اس کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث ہے:

کعب بن مالك رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس تشریف لاتے تو مسجد سے ابتدا کرتے اور مسجد میں دو رکعت ادا کر کے وہاں بیٹھ جاتے"

اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے.

25 ـ مسافر كے آنے كى وجہ سے كھانا تيار كرنا مستحب ہے، اور اس كا اطلاق آنے والے مسافر كا خود كھانا تيار كرنا، يا اس كے ليے كسى دوسرے كا كھانا تيار كرنے پر ہوتا ہے، اس كى دليل مندرجہ ذيل حديث ہے:

جابر رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ:

" جب رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم سفر سے مدينہ تشريف لائے تو اونٹ يا گائے ذبح كى "

اسے بخارى نے روايت كيا ہے.

26 ـ عورت كے ليے بغير كسى ضرورت بغير محرم كے سفر كرنا حرام ہے چاہے سفر قريب كا ہو يا دور كا، اس كى دليل مندرجہ ذيل حديث ہے:

ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" اللہ تعالى اور يوم آخرت پر ايمان ركھنے والى عورت كے ليے حلال نہيں كہ وہ ايك دن اور رات كا سفر بغير محر كے كرے"

صحيح بخارى اور صحيح مسلم.

امام نووى رحمہ اللہ تعالى كى كلام كچھ تصرف كے ساتھ ختم ہوئى

ديكھيں: المجموع للنووى (4 / 264 ـ 287).

اور شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

" حج كے سفر كے آداب دو قسموں ميں منقسم ہوتے ہيں:

واجب كردہ آداب اور مستحب آداب:

واجب كردہ آداب:

يہ كہ انسان حج كے واجبات اور اركان كى ادائيگى كرے، اور خاص كر احرام كى ممنوعہ اشياء اور عام ممنوع كردہ امور سے اجتناب كرے، جو كہ احرام يا بغير احرام كے ممنوع ہيں:

اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

حج کے مہینے معلوم ہیں، جو کوئی بھی ان میں حج فرض کر لے نہ تو وہ بیوی سے ہم بستری کرے اور نہ ہی بے ہودہ گوئی اور فسق و فجور اور دوران حج لڑائی جھگڑا کرے البقرة (197).

اور سفر حج میں مستحب آداب یہ ہیے:

انسان ہر وہ کام کرے جس کا اس کے لیے کرنا ضروری ہے، مثلا مال اور جان اور مرتبہ میں سخاوت کرتے ہوئے اپنے بھائیوں کی خدمت بجا لائے اور ان کے ساتھ برے سلوك سے اجتناب کرے، اور ان کی تکلیف پر صبر و تحمل کا مظاہرہ کرے، اور ان کے ساتھ احسان کرتا رہے، چاہے یہ احرام کے بعد ہو یا احرام پہننے سے قبل، کیونکہ یہ بلند مرتبہ اور فاضل قسم کے آداب ہیں جو ہر مومن مرد و عورت سے ہر وقت اور ہر جگہ مطلوب ہیں.

اور اسی طرح عبادت کرتے وقت بھی مستحب آداب ہیں، مثلا انسان کو حج مکمل طریقہ سے کرنا چاہیے، اس لیے اسے قولی اور فعلی آداب مکمل کرنے کی حرص رکھنی چاہیے" انتہی

دیکھیں: فتاوی ابن عثیمین (21 / 16).

واللہ اعلم .